

# حکایات کشف المحجوب

یونس ادیب



مطبوعات شیخ غلام علی 'آزادی مارکیٹ' چوک، لاہور

## بصیرت و حکمت کا انمول خزانہ

کشتی الجوبے مغربہ دانا گچہ بخشش کے شروع آتاتھ  
تصنیف ہے جو جو تھوڑے کے اسرار و رموز سے پردہ اٹھایا  
گیا ہے۔ دانا صاحب نے یہ کام حکایات کے ذریعے کیا ہے۔  
پانسے اور بے صاحب نے حکایات آپ کے خدمت میں پیش  
کرنے کے سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ آفاقہ کتب میں حضرت  
دانا گچہ بخشش کے سوانح حیات پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔

دانا صاحب کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے کشتی الجوبے  
میں تمام تر حکایات کو درج کرتے وقت کس کتب کا سارا نہیں  
لیا۔ انہوں نے مرثیہ اور مرنے پہنچے یادداشت کے جوہر آزمائے  
ہیں۔ اللہ کے اعزاز میں شروع پتھ کے بجائے امام کا پرتو  
داخلی طور پر جلال نظر آتا ہے۔ یہ بھی اپنے اپنے کے رُوحانی  
عقائد کے انکار ہو سکتا ہے۔

حکایات اکتب درجوں میں منظم کیا گیا ہے۔ پہلا درجہ  
آفاقہ حکایات ہے۔ دوسرا صفحہ حکایات کا جو تصانیف تھیں  
اور اس وقت پر مشتمل ہیں۔ تیسرا درجہ آثار و احوال، تصانیف  
معارف اور غرض حضرت دانا گچہ بخشش کے ذاتی تجربات پر مشتمل ہیں۔  
کشتی الجوبے کے سرحدات اگرچہ حرام کے بے نہیں دلیے  
رواں کے بے تھیں ہیں اور ابھیست ہیں مگر ہم نام رکھنے  
کے لیے حکایات میں اختیارات، دینی اقدار، سماجی اور سرکاری  
امور کا ایک انمول اور نادر خزانہ مغربہ۔ دانا صاحب نے  
حکایات کے ذریعے اس خزانے کو عام لوگوں کے قابل بنا دیا ہے۔  
پانسے اور بے نے ہر موضوع کے تحت حکایات کتاب میں  
داخل کرنے کی حق الامکان سے کہ ہے جو وہ دلائی  
کا باب نظر آتے ہیں اور اس طرح کتاب کا رخ سیدھے کو  
اہم کتاب بن گئی ہے۔ یہی امید دانت ہے کہ آپ اسے دلچسپ  
ہے یا نہیں لے اور فیض ہے رہے۔

دنیا کی ہر قوم اور ملت  
زبان کی رکشیں کتاب کا خطاب

نثر : شیخ شب زامو

شعر و سلا : ابرار شہ نیاز

شعر : رب نواز ملک

مطبوعہ : شری

اسے مسدود ایم۔ ایس۔ فخر

ترتیب شدہ۔ اشتیاق احمد

ترتیب : سلیم اختر

ترتیب : شیخ نیاز احمد

مطبوعہ : نظامی پبلشرز، لاہور

ادارہ :

مطبوعات شیخ نیاز احمد

فول، دیکش، چمک، لاہور

فول، لاہور

۱۹۸۰ء ۱۹۸۱ء ۱۹۸۲ء

تاریخ :

کتاب خانہ (ATTAHARI)

ATTAHARI  
کتاب خانہ



منسوب ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؓ کے دربار میں ایک چرخہ ساز ہوا جو تمام دریاؤں  
میں سے گزر رہا تھا کہ ایک پلٹ کر چلا۔

حضرت ابراہیمؑ کو دعوتِ نبویؐ سے پہلے انشاؤں اور اُسے انکار کے، لیکن قرآن  
اس پر کھٹا، انشاء اللہ، لفظی و عقلی و قلبی و فطری و جب تمام علم پر  
عمل میں کرتے، اس کو کافی یوں کر کے جو اس کا تفسیر علم ہیں۔

اس باب میں حضرت داؤدؑ کے بارے میں علم کا تمام بار گزرتا ہے کہ کبھی علم  
وہ عرب کے ہے، ایک عربی ہے، اس کے بارے میں اور اس کے عقول کا ہے۔ انا تمام  
انشاؤں کے علم کے بارے میں ہے، ان کی آیت پر حقیقت میں، لیکن ان کا انشاؤں کا علم  
اس کی دست ہے، جس کے ساتھ ان کے بارے میں اس کی حقیقت و تصور و تصور کا  
علم ہی مست ہے، ہمارے ساتھ ہمارے بارے میں اس کی حقیقت و تصور کا  
انشاؤں کے تفسیر میں علم ہی ہے، وہ تفسیر ہے۔

حضرت داؤدؑ صاحبِ جان کہنے میں ان کا انشاؤں کا علم ہی ہے، وہ یہ ہے  
کہ ان کا انشاؤں پر ہر روز صبح کو اُن کا ہے اور صاحبِ کمال ہے، اس کے ساتھ وہی علم  
کرتے ہیں، وہی عقول کے، کہ ان انشاؤں کے علم ہی ہے، وہ انشاؤں کا اس کے  
احوال و احوال کے، لیکن اسے اس حقیقت کے، اس صاحبِ جان کے ساتھ ان کا کمال ہے کہ

یہ وہی علم ہی ہے، لیکن اس کا انشاؤں کا علم ہی ہے، ان کا انشاؤں کا علم ہی ہے  
میں وہ ان کا کمال ہے، اس کو بھی انشاؤں کا علم کے ساتھ ہمارے  
وہ ان کا علم ہی ہے، کہ ان کے بارے میں ہے کہ وہ ان کا کمال ہے، ان کا  
یہ ان کا علم ہی ہے، لیکن ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے

حضرت نے اب دیا، وہ ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے

یہ وہی علم ہی ہے، لیکن ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے

حضرت تمام انشاؤں کے علم ہی ہے، ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے

### داؤدؑ کی زندگی کا مرتبہ

داؤدؑ صاحبِ جان کے بارے میں اب کا کمال انشاؤں کے، اس  
انشاؤں کے بارے میں ہے، ان انشاؤں کے بارے میں ہے، ان انشاؤں کے بارے میں ہے، ان انشاؤں کے بارے میں ہے

حضرت داؤدؑ صاحبِ جان کے بارے میں ہے، ان انشاؤں کے بارے میں ہے، ان انشاؤں کے بارے میں ہے، ان انشاؤں کے بارے میں ہے

ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے

یہ وہی علم ہی ہے، لیکن ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے

حضرت نے اب دیا، وہ ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے

یہ وہی علم ہی ہے، لیکن ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے

حضرت تمام انشاؤں کے علم ہی ہے، ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے، ان کا کمال ہے



پروگرام کے لیے جی ایم ایس کے ساتھ

سینہ خانہ پر لڑنے کو کھڑا کر کے کہہ دیا کہ اس کا سوا کچھ نہیں رہا۔  
 ایک ایک شخص اس طرح ابھرا کہ آج سچیں دنہ میں وہی ہو جاتی ہے تو اسے آج بھی اس کے ہاتھ پر  
 کے کڑا ہے۔ سچے سچے سینہ خانہ پر سر جھکا کر اپنی تنہائی میں صوفت کو ابھاس پھینکے تھے۔  
 حیرت میں سر ہوا رہا تھا کہ اس صوفت میں کون سی عورت نکلتی ہے؟ وہ تو ابھی تک اس پر کھڑی ہو کر گڑھی  
 پہنتے تھے۔ سب سے پہلے وہی گڑھی نکلتی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی چادر تھی۔ وہ سب سے پہلے  
 باہر نکلتی تھی۔ آج صوفت میں اس کی قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی تھی۔ وہ تلاوت کرتی ہو کر نکلتی تھی۔  
 گڑھی پہن کر اس کے پیچھے وہی گڑھی نکلتی تھی۔ وہ سب سے پہلے نکلتی تھی۔ وہ تلاوت کرتی ہو کر نکلتی تھی۔  
 گڑھی پہن کر اس کے پیچھے وہی گڑھی نکلتی تھی۔ وہ سب سے پہلے نکلتی تھی۔ وہ تلاوت کرتی ہو کر نکلتی تھی۔  
 گڑھی پہن کر اس کے پیچھے وہی گڑھی نکلتی تھی۔ وہ سب سے پہلے نکلتی تھی۔ وہ تلاوت کرتی ہو کر نکلتی تھی۔

حضرت امام حسنؑ نے گدڑی پہنے کے بارے میں واضح فرمایا ہے کہ حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو حضرت امام حسنؑ کی طرح نہیں دیکھا ہے۔

[illegible]

اہم اور حیرت انگیز نفاذ، انھوں نے خدمت کے سرور میں شامل کیے ہیں۔  
ہر وقت انسان کی خدمت و عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور ہم عرف اپنی جان کا  
خدمت کرتے ہیں اس لیے ہمارے سرور میں۔

حضرت خاندانِ صاحبزادہ کی نسبت سے اس کی معجزہ حقیقت مدخل سے نکالنے  
پر سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس سے کسی شخص نے گزرا ہے

تم نے کشمیر کی بیعت کی  
اس نے اسے سب دیا، اٹھائی کے خوف سے اس نے کہہ دیا کہ اس نے اسے  
سے جو انہوں نے کے خلاف کام کیا، اٹھائی کے خوف سے اس نے کہہ دیا کہ اس نے  
کام کیا، جو دے اٹھا، اور اس نے انہوں نے اپنے طاقت ہے اس کے کہ اس نے اس نے  
یہ ہے کہ اس نے اٹھائی کے خوف سے اس نے کہہ دیا کہ اس نے اس نے اس نے اس نے  
یہ اس نے اس نے اس نے اس نے اس نے اس نے اس نے اس نے اس نے اس نے اس نے  
اس نے اس نے اس نے اس نے اس نے اس نے اس نے اس نے اس نے اس نے اس نے اس نے

گنتی صفوں کیلئے لباس دھاتے

اسی ضمن میں حضرت داتا گنج بخشؒ نے اپنے استاد ابراہیم اسماعیل گرجانی کو روایت کی ہے کہ ایک حکمران کا سال بچاؤ کرتے ہوئے کتابتِ کائنات میں جیسے آگ سے استغناء کیا کہ وہ آتش کے لیے کم از کم آگ کی چیز ضروری ہے، ہم مغرب کے لیے سرزمینِ ابراہیم ضروری ہے۔

میں عزیز و غریب اور غنی کے ساتھ عزیزی میں ان میں سے کہ یہ تمام فقریہ باطنی  
 ایک ہو کر اٹھتا ہے، یہ ہر ایک کو سہاوت کہے اور سہاوت سے ہر ایک کی بات سننا کہے  
 اور سہاوت سے ہر ایک کو سہاوت کہے، یہ ہر ایک کو سہاوت کہے اور سہاوت سے ہر ایک کی بات سننا کہے

تو تو بظریحی نہیں ہے۔ بلکہ اہل نے اپنے کام کا نشانہ بنا کر حضرت اہل  
عبرہ کو کہا، اے اہل حرمانت! تم پر جاری حق اہل کا نشانہ اہل نے کہا۔

اس کے پیشِ نظر فریفت لڑائی کے لیے کہ حالتِ متہ بھڑی مسکات میں سے انہی  
ہے اس لیے کہ لڑنے کو ایک نئی لافروہ ہے جو سنی کے قورہ میں گھومتی ہوئی ہے  
لہذا لڑنے کی حالت میں رہتے ہوئے گھومتے سے لڑتے لیکن نہیں، لڑاؤ میں کی مثال اٹھا  
ہے کہیں، چنگا اور منہ بامنت و ہمارا سے پہلے یہ ناکہ نہ رہی کہ اگر کہو مسکات متہ  
امکان حاصل سے شریک نہیں رہتا اور اس کا نام و اسباب سے تحقیق ہے۔ متہ تو  
موجود اگر کہ مسکات ہے وہ تو کچھ کام آسکتا ہے، یہ پہلے کا سامیہ نہیں، یہ کچھ آتا  
وہ سونے کی مسکات چھ، یہ وہ مسکات ہے، یہ مسکات مسکات لڑاؤ کے آٹھ مسکات کی  
مسکات کے ساتھ لڑاؤ کی ہے۔

اس حوالہ کا اضافی کے لیے حضرت داتا گنج بخش نے حبیب خدا سیدنا  
کو صحنہ ملی، علی دہلوی، مولانا کرم الدین، بیانِ حدیث کے بارے میں ایک  
تذکرہ لکھ کر اپنے شاگرد کرم نے حضرت سیدنا کے حوالے کے لیے یہ صحنہ پیش  
کیا تو آپ نے فرمایا:

[illegible]

آپ کے لئے یہ ہے کہ آپ کو یہ پتہ چلے کہ  
میں کیا چیزیں آپ کو دے رہا ہوں۔

انہی نے خزانہ احمدیہ کو اسے عمارت نام کیا کہ وہ جہاں کہہ کر شے کے لیے  
کیے حقیقت جہاں ہے تو قمار سے ایمان کی حقیقت کیا ہے ؟

حضرت عاشقِ ثانی نے فرمایا کہ میں نے اپنے جان لکار کاتب محمد علی کو اس کی حالت پر بہت کچھ سوچا، وہ اپنی عمر بھر تک سب کاموں پر کچھ دیکھ دیکھ کر نہ سیکھ سکا تھا۔ اب بات کو یاد رکھنا کہ وہ اپنی عمر کا پانچواں سال تھا۔ اب میری حالت میں جو کچھ ہے اسے دیکھ کر آپ کو کاش غور ہو جائے۔ وہ میری عمر پچیسویں کی حالت میں تھا کہ اسے دیکھ کر ہمارے اور صفی خاں کی ملاقات ہوئی۔

اس پر حضورِ مہد عالم علیہ السلام نے فرمایا: اسے حادثہ اقبال ہے چنانچہ ایسا  
 جیسے آپ سب پر چشمِ برکات ہے تعینِ عشق فرمایا، اس کا عینِ لہر آیا اور حلقہٴ عشق و کمال  
 جاری رہا۔

کونسا ملک ہے

[illegible]

جو خدا سے وابستہ رہنے کی اوصاف کی ایک حالت میں پہنچاؤ تھا اور اس لئے  
 ہی باقی رہے۔ یہ صورت کوئی دوسری حالت سے جدا نہ تھی۔ یہ صورت  
 ایک زمانہ کی صورت کو ظاہر کر رہا تھا۔ ان حالات کو اس میں حالت کہنے کی  
 بہت کم ضرورت تھی۔ اگر اس کا نام صرف ہے چنانچہ ان میں سے ہر ایک نے  
 اپنے خاص اسرار کو اپنے لئے لیا۔ وہ دین پر ایمان و یقین دہانے کا نشان بن گیا۔  
 ہر شخص نے اپنے تئیں یہ کوئی کارہ اور عظمت کا شہادہ کیا۔ میرا دل اپنے خدا کی  
 باتوں میں لگا ہوا تھا۔ کہ سے استوار باتوں کا مضاف ہونے سے وہ دہریہ بن گیا اور  
 میں نے ان سے کہا کہ انہوں نے تم کو کیا کام سب کیا اس پر اس نے کہتے ہیں  
 مرفوض اپنے اپنے لئے کے مطابق انہوں کی باتوں کی تشریح کرے۔ جسٹس کے خلاف  
 سب میری باتوں کا قیام ہے کہ

گفتاری میں درست چرچہ نہ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر شخص کے اپنے چرچہ کو اپنے  
 ذکر واجب و درست کہے۔ جب چرچہ ہر شخص کے اپنے ہو گا تو وہ اگرچہ ہر شخص  
 سے ہر گاہ میں غرض و وسوسہ ہو گا۔ یہ بات سننے کا وہی ہے جو اپنے کو حال  
 کے اپنے ہر ذکر اپنے وجود و حقیقت کے لیے احساس میں نہیں کرتا اور یہی لہذا ہی  
 کے اپنے عقیدت و مکتبہ کے ہر ایک کے لیے اس کے اور عجب باتوں کے کتب  
 یہ ہے کہ وہ کسی غلط فہمی پر ایمان رکھے۔ نہ کہ اس میں تفسیر کے لیے کسی کو دلوں نے  
 میری تشریح کا حضرت علیؑ کے سامنے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا

اے میری برادر، ماست پر میں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے لئے فرمایا ہے مگر  
 انا اس بات سے ایک حدیث میں نقل کی ہے کہ حضرت علیؑ کو فرمایا کہ چاہے آپ  
 اپنے ساتھ انسان پر سے لے لیں۔ ایک ہنگام اس شخص میں رہتا ہے کہ اس نے انہیں  
 طلب میں دیکھ کر اس کی گتائی کے ہر چہ نہ کہ وہ دشمن تھی۔ یہی فرمایا کیا  
 اسے حضرت علیؑ کا طلب تمام ارب اور اس کی گتائی سے کہیں وہ دشمن ہی حضرت  
 کا طلب تمام ہے فرمایا

یہ میرے اطوار و پیشانی کے اطوار ہیں۔ اگرچہ میری زندگی نے انسانی صورت و  
 انسانیت کے وقت نکلا تھا۔ انہوں نے میرے ہر کارہ و کام کے بدلے ایک قدر  
 بنایا۔

حضرت امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد و علیؑ میں ایک  
 خاص کردار کو دیکھا کہ انسان کو کیا اور وہی شکایت اس میں سے کہ میں نے کھانا  
 اور نہ سنا تھا وہ صورت میں تھی کہ اس کا ہر ایک چہک رہا تھا۔ دیکھتے تھے جیسے  
 خواب کی مڑی گولی دکھو اور کار و مہینہ اور وہ اس کی گتائی پہننا چاہیے۔ اس کا  
 ہر چہ نہ تھا کہ میں اس کو ایک کر کے بنا تھا۔

میرا یہ خواب سنی میں سے ایک ہنگام میرا دل و دھڑکن کی آواز کے بدلنے والے  
 تھے۔ ان کا حال انسانی آپ اور حضرت استانی ایک ہی حال کی گتائی اور صفات  
 میں سے قریب چرچہ تھے اور ان میں ایک ہنگام تھی کہ وہ اپنے ہونے تھے۔

میرے ہر چہ نہ تھے ان کیوں حال تک ایک ہی گتائی تھی اور اس میں ایک لہجہ  
 پر نہ لگتے تھے۔ ان کی حالت کی حکایت میں میں نے چاہا ہے کہ عراق میں وہ دوسری  
 تھے میں میں ایک صاحب مشاہد تھے اور دوسرے صاحب مہمان و صاحب ہوا  
 اور ان کے تمام ہر ایک ایسے کارہ گتائی تھی جو ساری کے وہاں ہر شخص کی  
 کو میں نے بولی تھی اور صاحب جامہ و دہلیز نے دیکھی عراق میں وہ دیکھ گتائی تھی

کی کہ استوار کی حالت میں جاتی ہے اور وہ اپنی اس حال میں اپنے پاس گتار  
 کہ اپنے پاس گتار کی قیام کی کیفیت اس کے مطابق ہر حال میں اس کی اس میں  
 میرے ہر چہ نہ کہ یہ حالت اپنے اعمال کی حالت کے لیے ہوتی ہے۔ حضرت  
 علیؑ کی یہ کیفیت اپنے ہر حال تک ثابت و مستحکم ثابت رہا۔ وہ ہر حال میں اپنے  
 کتبہ اور باقیوں میں ہر حال میں ہر ایک کتاب لکھتے تھے۔ ان کے ہر حال میں ہر حال  
 کی باقی حقیقت و حقیقت چنے کی کمال پر پہنچتے تھے اور کسی گتائی نہیں پہنچتے  
 تھے۔ انہوں نے اپنے ہر حال میں ہر شخص سے گتائی پہنچنے کی شرائط میں ہیں اور ان کی گتائی  
 ہر حال میں گتائی ہے اور ان کے ہر حال میں

گتائی کی پہنچنے کی شرائط یہ ہے کہ ان کی گتائی ہر حال میں گتائی ہے کہ گتائی  
 اور اس گتائی کی حالت ان چہ ہر حال میں گتائی ہے۔

### سیاہ پوشی

ایک طرح کے دھوپ کے سیاہ پوشی میں وہ اپنی حقیقت میں چاہا

فرمایا کہ ہر حال میں سیاہ پوشی میں رہنا ہے۔  
 وہ اپنے ہر حال میں سیاہ پوشی میں رہنا ہے۔  
 ایک نظر اور ہر حال میں سیاہ پوشی میں رہنا ہے۔  
 اس کا یہ کہ ہر حال میں سیاہ پوشی میں رہنا ہے۔  
 ہر حال میں سیاہ پوشی میں رہنا ہے۔  
 سیاہ پوشی میں رہنا ہے۔

### حضرت مرتضیٰ کی حکایت

حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ایک روز تھا کہ اس کو کسی شخص سے گتائی دے تھے  
 کہ انہیں پس میں ایک مکان کے دروازے پر ایک شخص نے اور اپنی انگلی  
 اشارہ کیا کہ ایک شخص نے ان کا رقبہ سے گتائی۔ انہوں نے اپنی چاہ اور جب  
 ان کے پاس کے طرف دیکھا تو اس کے صحن چال پر فریاد ہو گئے اور دروازہ  
 پر دھڑک دھڑک کر چلے گئے۔ جب کہ وہ ایک مکان کا دروازہ پر حضرت مرتضیٰ کے پاس  
 اسے غلام اس میں ان کا ایک گتائی چلے گئے۔ یہاں اس کا اور حوالہ ہے  
 کہ حضرت مرتضیٰ نے ان کے پاس سے گتائی سے گتائی۔ ایک مکان کے پاس  
 وہ چلے گئے اور میں نے اسے گتائی سے گتائی۔

حضرت مرتضیٰ دل کے استوار ہر حال میں گتائی کے اندر گتائی اور وہی تھے  
 کہ ان کی ایک ایک ہر حال میں گتائی۔ وہ انہیں حوالہ میں سے گتائی ہر گتائی  
 ان کی اور وہی ہر حال میں گتائی۔ ان کی حضرت مرتضیٰ نے گتائی کے بعد  
 گتائی میں وہ گتائی کے قریب سے گتائی۔

گتائی میں سے گتائی کی بات ہو گئی ہے؟  
 حضرت مرتضیٰ نے گتائی سے گتائی۔ ان کی گتائی کے پاس سے حضرت مرتضیٰ ایک  
 نظر سے گتائی۔ ان کی گتائی کے پاس سے گتائی۔ ان کی گتائی کے پاس سے گتائی۔  
 اور حوالہ سے گتائی۔ ان کی گتائی کے پاس سے گتائی۔ ان کی گتائی کے پاس سے گتائی۔  
 ان کے گتائی کے قریب سے گتائی۔ ان کی گتائی کے پاس سے گتائی۔ ان کی گتائی کے پاس سے گتائی۔  
 میں نے گتائی کے پاس سے گتائی۔ ان کی گتائی کے پاس سے گتائی۔ ان کی گتائی کے پاس سے گتائی۔











[illegible]

شیخ حضرت ہمدانیؒ کا یہ دین حضرت حبیب الرحمنؒ کی مانند ہی کی طرف توجہ ہے۔  
 اسی کی وجہ سے ہی حضرت حبیب الرحمنؒ نے اہلسنت و جہاد کی وجہ سے ہمدانیؒ کا نام  
 برحق ادا کرنے کو اپنا دین قرار دیا ہے۔ جسے شیخ صاحب حضرت ہمدانیؒ نے ان کی اس  
 بے انتہا دعا کی کو فراموش کرنا ہی کفر ہے۔ یہی دعا ان کی زبان سے بھی طویل و ممتد  
 ہو رہی تھی۔ اہلسنت کو جب کہ شیخ صاحب ہمدانیؒ کو خطاب میں دعا پڑھائی اور اہلسنت نے  
 اس کا حال سے عرض کیا تو خدایا! حقیر ہمدانیؒ کی چیز ہے؟  
 اس کا حال سے عرض کیا۔ اسے سوسے دین سے ہمدانیؒ کی حقیر گمان کی قدر نہ مانی۔

[illegible]

اسے سب اہل حق سے الگ کر دیں، بھجواتے  
دے دے گا!

ہاں ہاں سے کہا۔ کیا کچھ کر رہی ہیں۔  
 جڑیا۔ میرے لیے ہے یہ سب۔  
 سب ہی میرے لیے ہے لیکن وہاں کو تھکا چاکر جا رہی ہیں، انھوں نے کہا کہ  
 صبح کیلئے تھی یہ سب تو آٹا کیا ہے۔ وہ کہہ کر ہنسے اور کہنے لگے چکا چاکو کو  
 منہ لہری کہاں ہے!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کہنا ہے کہ کتب میں میرے لئے جو ہے وہ یہ ہے کہ  
 وہ دنیا بدل کر میرے لئے ہے، میں حضرت عیسیٰؑ کو اپنے سکھاروں میں سے ہے۔  
 حضرت عیسیٰؑ کے لئے جو ہے وہ اس کے لئے ہے۔

اسے صیب اسی کو کیا کرنا؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے میری برکت سے ان کاغذوں کے  
 جھگڑے پر کیا کھینچ دیا تھا کہ تم نے کبھی نہ کہہ دو کہ میں مجھے سے ہوا ہوں۔  
 صیب فرماتے ہیں اب میں اسے مرشد حق قرار دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے میری برکت سے میرے  
 قلم کا ہر جھڑکا کبھی کبھار ابلنے کے بعد سے خاتمہ نہیں اب کو نہ نکالنا اگر مرشد

[illegible][illegible]

مقام بن جبریل نے اُن جہان آباد کے لیے ایک جگہ چھوڑ دی۔  
 فرمایا کہ اس جگہ کو جہان آباد کہو۔ مگر یہاں کا کھیت و کاشت  
 نہ ہو سکا۔ اس لیے یہاں کو حضرت مرموہ آباد کے نام سے منسوب کیا گیا۔  
 حضرت امیر علی گڑھ کے لیے یہاں پر ایک زمین سے حضرت امیر علی گڑھ  
 کے نام سے منسوب کیا گیا۔ حضرت مرموہ آباد کے نام سے منسوب کیا گیا۔  
 حضرت مرموہ آباد کے نام سے منسوب کیا گیا۔

• با چشم بر قلب افتادگی به دست در ششها حرکت اصلاحی را

حضرت حسن بصریؒ در روز ولادت علیہ السلام کی خدمت میں ایک دیوانی حاضر ہوا اور استیضاح فرمایا کہ:

حضرت محمدؐ کی زندگی میں آپؐ کی طرف سے جو لوگ ایمان لائے ان میں سے جو لوگ آپؐ کے ساتھ تھے ان کو صحابہ کرامؓ کہا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض لوگ آپؐ کے ساتھ آپؐ کی زندگی میں تھے اور بعض لوگ آپؐ کے بعد آپؐ کی امت میں آئے۔ ان کو صحابہ کرامؓ کہا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض لوگ آپؐ کے ساتھ تھے اور بعض لوگ آپؐ کے بعد آپؐ کی امت میں آئے۔ ان کو صحابہ کرامؓ کہا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض لوگ آپؐ کے ساتھ تھے اور بعض لوگ آپؐ کے بعد آپؐ کی امت میں آئے۔ ان کو صحابہ کرامؓ کہا جاتا ہے۔

[illegible]

بقدره قوت و استعداد هر یک از اعضا.

لگائی گئی ملکات انھیں عزیزوں سے ہے اور ان کی خدمت ان کی مخالفت ہیں۔

## تہذیب و تمدن

ایکس پر دیکھا کہ حضرت حسن علیؑ کے گھر سے دو کھوئی میں تھے۔ ابتدا میں ایک خادم تھے اور پھر دو سرفراز کے والد بھی خادم تھے۔ آپ کا قہر کا اعتبار اس طرف سے تھا کہ ایک ذات آپ ایک طاقت کے ساتھ تھی، دوسری کو غفلت میں لگے، جب سہ لگے تو میں غصہ سے کہتا تھا کہ آپ یہ ہے تو اس میں سے آواز نکالی جسے ملک تیرا کیا حال ہے ایک ملک قہر کا کوئی نہ!

انگوشت اٹھنے اور حسن علیؑ کا خدمت میں حاضر ہو کر کب قہر کی اور اپنا حال درست کرنا۔

کیسے خدا کا ذکر ہے کہ آپ کی کشتی میں سوار کیے تھے کہ کشتی میں ایک چوکھڑا سرفراز  
آکر پہنچا اور جو سرفراز پہنچا آپ کی کشتی پر سوار تمام لوگ آپ کے گھر  
پہنچ گئے آپ نے ان کو ان کا وطن پہنچا اور ان کو ان کا وقت دیا جس میں ان کی جان چھڑی  
تھا آپ کی کشتی میں سوار ایک کے گھر پہنچا اور وہ آپ نے ایک ایسی کشتی سے  
موتی بنا کر دیا اور ان کو سرفراز دیا اس کے بعد آپ نے کشتی میں سے تمام باہر نکال دیا اور  
مردان کشتی پر چڑھ گئے اور سرفراز رہ گئے۔

حضرت حبیب الرحمن

حضرت سید ابن اسلمؒ کو پہنچانے کے لئے حضرت اے کے پاس پہنچے تھے۔ ان کا  
 دروازہ کھلتا تو ان کا منہ ایک بزرگ دیکھ کر کھٹک گیا کہ یہ تو حضرت اے کی خدمت سے پہلے  
 آگے چلا گیا۔ لیکن ان کو کہہ کر فرار نہ ہو بلکہ یہاں پر ایک سیدناؒ کی آنکھ کھلے گی کہ  
 ان کو ان کا بیٹا، دل میں چلائے گا کہ کیوں ان کے دروازے پر آئے ہیں۔ ان کے کھانا  
 سے فرار نہ ہو بلکہ وہی کھانا روایہ دو کھانا سے فرار نہ ہو بلکہ ان سے ان کے  
 چکر لگ کر رہے۔

عزیز حبیب! یہ خط لے کر چلا۔ چنانچہ کام چلے گیا۔

1. میں نے اپنے آپ کو بہت زیادہ پسند کیا

میں نے یہ عرض کیا: یا اللہ! میرے کو آپ کی کاروں کے ساتھ ساتھ ہفت روزہ بھی  
فرمانے لگے، اس لیے کہ کاروں کے لیے، اس کے ساتھ ساتھ ہفت روزہ بھی  
کہہ کر آپ نے لکھنا واجب پڑا، چر کے چکر کے دیا، چتر سے اس وقت مدد  
فرمائی تھی، لکھ پڑا، چر کے چکر کے دیا، چتر سے اس وقت مدد

منہ سے نکلتا ہے

[illegible]

اس نے فرمایا ہے کہ میں نے اس کا غرض اور یہ تھا کہ وہ اس کی جگہ نہ چاہتا تھا کہ

الجمهورية الجزائرية الديمقراطية الشعبية

میری بی بی نے یہ کہنے میں کامیاب نہ ہو سکی تھی کہ آپ صدمہ پا رہے ہیں۔

1-40167

کتاب سے فریاد میں بال بیکاری جتنا کہ ایک عرصہ پہلے تھا ہے۔

[illegible]

02/20/2015

[illegible]

دریہ پر مشہور حکیم ملا علی قاری رحمہ اللہ کو خطاب میں دیکھنا محض ایک لمحہ فکرمعالی ہے۔  
اسلام خلیل! انہیں میری نجات لہذا کرنے کے لیے لہذا یکایک ہے تم کو اللہ تعالیٰ کا  
ملا علی قاری رحمہ اللہ۔

[illegible]

میں جیتنے والے (اور ایسی کمی ہوتی ہے اس سبب تھا کہ خود سے مذاکرہ کرنا مسرور ہو کر آؤں اور کوئی اور نہ جائیں، سنیان سب سے پہلے اور شرعی کاغذوں میں جائیں۔ چنانچہ سنیان لڑی، سب سے پہلے اور ایک کھٹی میں بکسوں کے ساتھ لے گئے، کچھ دیر کے بعد میرا مکان پہنچا۔

ان کے لئے کہیں بھی حج کر دیا کریم علی علیہ السلام کو روانہ کر دیتے کہ جہاں سے تامل  
پاک اور ہندو جہاں کے اہلکار گاہے۔ ان کے لئے سفارشات فرمائی کہ جہاں سے چاہا وہاں پہنچ  
حضرت خلیفہ کے دیوار میں گئے خلیفہ نے امام ام حنیفہ سے کہا کہ آپ کو کاشا میں پہنچاؤ  
امام ام حنیفہ نے فرمایا اے امیر ای ہوا اس شخص میں جو جہاں بھی گھبراہٹ کے  
تعلو میں ہے ہم لوہ عرب کے سفارشات سے مگر یہ ماضی نہ رہا ہے۔

تم جھوٹے کا یہ کام نسبتِ معلوم سے فقرا سنیو! لکھتا ہوں کہ یہ علم و کلام ہے اور آپ تمام علمائے نامور سے انکار کر چکے۔

اسے منظرِ اشتیاق میں ہے اور تیرے دل کی جگہ پر ہے۔

مفسر کے کہار، پر تو اور ادا ہے اسے باہر سے جانا اس کے بعد غلیظ مفسر شرعی  
 کی فہم مزاحیہ اور کھٹکے کو، جسے غیبی قسمی، مانا جا چکے۔  
 انھوں نے قرآن، میں رسالہ ہی مزاح کو دکھائی ہیں اور میرا دماغ ہلکے ہلکے  
 مفسر کے کلام مزاح کے مطابق طرح طرح سے ہے۔ مانا کہ ہمارے ہاتھ کو پڑا  
 اور ہمارے عقل کو مل حاصل ہو، پہلے ہی نام کا بعد، طرح طرح کے غیبی، یا ایک سبب، اور ہم  
 اور غیبی، مفسر جھوٹا دیا اور ہم کو ان سے استہزاء کی۔

میتا، اہم اور حقیقت پر مبنی ہے، جس کو سب فریق ہی جانتا اور دیکھتا تھا۔ ان کا یہ اثر  
ہم نے غائب نہیں کیا، بلکہ اس پر تائید کا نام ہے اور جو لوگ وہاں تک گئے کہ فرسے ہی  
جانتے ہوئے اس کے خلاف دیکھ رہے تھے، لیکن آپ کو یہی کہنا ہے کہ ان کے فرسے ہی  
وہاں تک کہ انہیں اپنی جیل ان کے لئے لگا کر فرسے ہی میں ایک جگہ کو لکھا گیا  
ہو اور انہیں اس میں رہنے دیے گئے اور حضور کے خندہ مبارک پر اپنا رخ کر کے  
ہم نے یہ بدانت کا بھی ذکر کیا کہ کیا عجب بدانت کے لئے دیکھنا اور دوسری بدانت  
کے لئے دیکھنا کیا ہی ہے کہ کوئی بدانت دیکھ کر عجب بدانت کے گناہ میں حضور صلی اللہ علیہ  
سے اجازت لیتا ہے اور حضور نے اپنے بدانت مبارک سے اجازت دینی چاہی  
حضور نے کچھ بھی دیا اس سے کہ جس نے دیا اور کوئی بدانت نہ دیا، لیکن اس  
باد کے چلنے سے کہ کوئی بدانت نہ دیا، جس نے بدانت کیا، اس بدانت کو حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم کا بدانت نہ کہ ان کا بدانت مبارک ہی قرار دینا چاہیے، کیا ہم اسے  
میں اس طرح ہی کہ حضور کے بدانت مبارک سے بدانت مبارک ہی قرار دینا چاہیے  
فرق میں بدانت نہ کہ ان کا بدانت مبارک ہی قرار دینا چاہیے  
اس سے بدانت مبارک ہی قرار دینا چاہیے کہ ان کی بدانت مبارک ہی قرار دینا چاہیے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ مازنی، محدث اہل علم و فراست

طبرہ دہلی کے قاضی تھے۔ ان کی وفات ۱۰۸۰ھ میں ہوئی۔ ان کی تدفین مسجد اقصیٰ میں ہوئی۔ ان کی وفات ۱۰۸۰ھ میں ہوئی۔ ان کی تدفین مسجد اقصیٰ میں ہوئی۔

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

حضرت دلاور خان، دکن اور طبعی نے جب علم حاصل کیا اور ایک جہان نے انھیں  
اپنا بہا تسلیم کیا تو انھیں دلاور خان سید عالم، اہم و جلیلہ، دکن اور طبعی کے خدمت میں حاضر  
ہوئے اور دروغ کیا۔

آپ کی طرف سے کیا گیا ہے

لاحقاً صاحب نے (۱) اسبابِ قلم اپنے علم پر عمل کو لازم کر دیا اور (۲) بغیر عمل کے علم دینا بے فائدہ دعوں کے بغیر قلم ہوتا ہے۔

انتخابات

حضرت میراث بنی ہند پاک مروجہ دین و اخلاق کے اچھے نمونے اور اقدار کے  
آپ ایک بڑی مہاشا تھے۔ آپ کی بات آپ کی عقل کے مطابق تھی۔ آپ کی  
کتاب سائنس کے ساتھ انسانی علم کی دیوار کے نیچے کھڑی تھی۔ آپ کی  
حیات پر ان کی جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں، وہ سب اس کے ساتھ ہیں اور حضرت میراث  
نے ان کی انسانی زندگی کا ایک بڑا حصہ لکھا ہے۔ ان کی کتابیں ان کی انسانی زندگی  
اور ان کی انسانی زندگی کے ساتھ ہیں۔ ان کی کتابیں ان کی انسانی زندگی  
کے ساتھ ہیں۔ ان کی کتابیں ان کی انسانی زندگی کے ساتھ ہیں۔

اسے دیکھ کر کہ جتنے بھی غم نہ کھاتی ہے اپنے آج کی تمام بات صرف اپنے ضمیر کے لیے کہانی پر گروے گوروں ہی گوروں پر تو زندگی کے امور کا جھکاؤ ہے اور اگر کائنات میں کام سونڈا کر لیا کرے تو کھیرا جاوے۔ پھر میں جیسے کا دعویٰ بھی کرتا ہے۔ اسی وقت آپ نے کہہ کر اس طرح کی کھینچ مار پر کچھ بھی مشغول ہو گئے۔ اس نے کہا کہ قدرت ہم کو اختیار کیا کہ آپ کی حق اپنی والدہ کے بارے میں گئے کہ خود سحر یا سحر اور کیا۔ سناپ۔ پہلی کی جڑی شاخ کے کرانے کے چھو پر ہے کھول کر اور کھانا اس کے بعد وہ تمام مرد سے جدا ہو گئے۔ آپ کی عورتوں کے فریادوں کی سمیت میرا کہہ کر کہہ رہی تھیں کہ وہاں سے وہاں سے جڑی کھینچ رہے تھے اور مشتعل حرکت اختیار کر رہی تھیں کہ انہوں نے آپ سے ہم کیا۔

[illegible]

اب سے فرماؤں گے کہ اب صاحب کو کیا حکم ہے اب اسے یہاں سے چلنا چاہیے اور خوب خدا سے کراؤ کہ اسے اپنے لئے یہاں سے اب اس کا دل کا کس کوئی داء ہے؟ اب اسے جواب دیا، اگر تم سے جاننے والے تم کو اس کا داء بھی معلوم ہو تو یہ خوف نہ ہو کہ اس سے نہیں جانتا کہ اگر نہ ہی پہچانتا ہے تو اللہ تم کو اس کے انکار میں اگر کمال دینے میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن العباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخصیت کو گمراہ میں پایا اور  
اپنے اس سے بھی تمام گناہوں سے ڈرایا۔

حضرت قطب الموعود

حضرت سیدنا ابوالفضل عقیلیؑ ہی میں اس وقت اللہ عزوجل علیہ السلام میں بہت بزرگ احسان کے چٹائی تھی تو یہ سچے سچے علم اور علم حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش میں مصروف تھے۔ حضرت امیر المومنینؑ کو اس کی اطلاع ہوئی تو ان کے قریب ایک سوہانہ کتب خانہ تھا جس میں تمام کتب و رسائل جمع تھے۔ ان کے پاس کے کتب خانہ میں ان کے قریبی اہل علم و ادب بھی آکر کتب و رسائل کی تلاش کرتے تھے۔







[illegible]

نہی ہوئے گا، چاہے بظاہر کہ تو نے چاہیں، لیکن اس کے حکم کے خلاف  
 کا اس سے خلاف کرنا اگر خانے قبریٰ آقاؑ سے تکلیف لگائے گا۔

اس امر پر اوصاف نے توجہ کی اور اس وقت سیدی محمد سلطان ہو گیا۔  
ابوصفا کو بیٹے آجہا کی مشابہت بعد چھپنے پر مہربان اور سنی سے ملنے  
کو سونے کے ان کے ہاتھ پر بیٹ کی جیب میں دیکھا اور چاہی اسے ترکیب  
یا دامن ایک آدمی کے ذریعہ کر کے نکالتے دیکھا۔ وہ اپنی زبان پر بیٹے کو اس  
کی حرکت سے گھبراتے ہوئے کہنے لگا کہ میں نے اپنے ہاتھ پر لگ گیا  
تاکہ وہ میرے چہرے کے آرم لہجے کے لہجے سے نکال دیا جیب شاگردوں نے سنا کہ وہ  
ہو حرکت دیکھ کر اس کے چہرے پر اوصاف کی حرکت ختم ہوئی اس پر بیٹا اور  
کب سنا ہے اور شاگرد اور کچھ دکان پر نہ گئے۔

حضرت جنید بغدادی، حضرت ابو عبد اللہ حضرت مرزا غفرلہ رحمۃ اللہ علیہ کے سید تھے۔  
 مرید تھے ایک روز حضرت مرزا غفرلہ نے ان کے مکان پر جا پہنچا۔  
 کیا کیا مرید ۱۲ بچے دے رہے تھے وہ جنہوں پر کھانا ہے۔  
 حضرت مرزا غفرلہ نے فرمایا: اے اباوراس! کوشش کا ہر سہ اگر حضرت جنیدؒ  
 کا وہ سہ ہے تو مجھے بھی دے دے۔

حضرت سرورِ مشرقؒ کا زندگی میں یہ واقعہ حضرت جنید بغدادیؒ کی عمر بانی علیؑ سے عرصہ کا کہ اسے شیخ احمد کرنا اپنی بات بتائیے جس سے وہ ہلکا سا کھنکھاتا رہا۔  
دعوتِ انجیل پر ایمان آگئے انھوں نے قبول کر دیا اور ۱۸۸۱ء

جب کہ میرے بیٹے محمد علی نے میری سہ ماہی میں ایک سال تک ایک ایک بات غائب کی، دوسرا نصف اس کا مطلب دیکھ کر، یہاں تک کہ میرا دل صحت مند رہا۔  
 "میرے بیٹے! اگر کوئی شخص میری زندگی میں آتا ہے، تو اس کا حال تمام باتوں کے ذریعہ ایک عالم کی حالت پر مبنی ہے۔"

حضرت عقیلہؑ کی پادشاہی تہذیب کے بارے میں یہ خیال کیا کہ میرا وعدہ میرے بیٹے

حضرت ابو جہلہؓ اور ان حضروں نے بھی دعت الہ علیہ طاعت کا دعویٰ کیا ہے کہ  
 تم لوگو! میری جتنی باتیں بھی کہیں گی ان کو قبول کرنا اور میری جتنی باتیں بھی کہیں گی ان کو  
 روکنا کہ اس کا کوئی نتیجہ نہیں ہے البتہ اگر تم کو قرآن منیب میں اس کا دعویٰ اور خروج  
 کے بارے میں کچھ اور دیکھنا چاہو تو اس کے بارے میں اللہ کا کلمہ لیکن اس نے اسے حکم دیا۔  
 دہرہ دہرہ کہ اس کو کچھ اور دیکھنا چاہو اس کے بارے میں کچھ اور دیکھنا چاہو  
 تو قرآن میں صحت کا دعویٰ نہیں ہے البتہ اس کے بارے میں جو باتیں اس نے کہیں  
 اور اسے اس کے بارے میں دیکھنا چاہو اس کے بارے میں اللہ کا کلمہ لیکن اس نے اسے حکم دیا۔  
 جسے کہیں گے۔ چنانچہ یہ دعویٰ صحت کا دعویٰ نہیں ہے البتہ اس کے بارے میں جو باتیں اس نے کہیں  
 اور اسے اس کے بارے میں دیکھنا چاہو اس کے بارے میں اللہ کا کلمہ لیکن اس نے اسے حکم دیا۔  
 کہ جس وقت اسے حضرت ابو جہلہؓ دعت الہ علیہ طاعت کا دعویٰ کیا ہے کہ اس نے اسے حکم دیا۔  
 کی صاف صاف کہ جب دعت الہ علیہ طاعت کا دعویٰ کیا ہے کہ اس نے اسے حکم دیا۔  
 کہ اس کا دعویٰ صحت کا دعویٰ نہیں ہے البتہ اس کے بارے میں جو باتیں اس نے کہیں  
 اور اسے اس کے بارے میں دیکھنا چاہو اس کے بارے میں اللہ کا کلمہ لیکن اس نے اسے حکم دیا۔

[illegible][illegible]

حضرت البزلباب علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کے بارے میں غریبوں کو نصیحت کرے، اللہ تعالیٰ اس کو عقیقہ کی طرح عطا فرمائے گا۔

سہلی میں جب بادشاہ نے توہمیں ہی اسی وقت ولایت سے سونپ دی کہ ہمیں حضرت  
جینہ کا یہ فرما تھا کہ تم کو جو سہو پہنچا دیکھو گے۔

بقیہ کی حالت میں سہو دل سے غائب ہو گیا تھا۔ انکا کردار استغفار میں ملوث  
ہو گیا اور حضرت جینہ سے توبہ کرنے لگا۔ اس وقت حضرت جینہ نے اس سے فرمایا  
اسے توبہ نہیں جانتا کہ بے اللہ اس کے دل اور باطن میں، قرآن کے دھن کی کتاب  
نہیں لکھتا۔ حضرت جینہ نے اس پر دم کیا کہ وہ دوبارہ اسی مولا سے جگتا ہو گیا  
اور انکی نے مرشدوں کے بارے میں طیب دلی سے توبہ کر لی۔

حضرت ابو الحسن قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک حکایت ہے کہ ایک عرصہ میں  
نے میں راقی رہتے تھے کہ میرے مرشد علی مایا، لوگوں نے حضرت جینہ سے فرمایا  
تھے کہ: وہاں سے دلت حضرت جینہ سے اور فرمایا:

اسے ابو الحسن اگر توجہ دیتے تو خداوند علی کی کوئی جگہ نہ تے توبہ نہ کر ہی  
کی ضرورت نہیں کہیں اور اگر تم ماننے جو اس میں ضرورت علی کی کوئی جگہ نہیں ہے نہ  
دیکھو کہ خداوند علی کے ہاتھ کرنا چاہتے تھے تاکہ تیرا دل روشن و خرم ہو، نہ سمجھتے ہیں  
کہ تیری رحمت اللہ علیہ ہزار آگے دھکے دے گئے۔

اسے ابو الحسن اس طرح کہتے ہیں کہ جیسے اسکا دل اور رہا ہے۔

حضرت عثمان سلیمان رحمت اللہ علیہ سے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں میرا  
دل حقیقت کی تلاش میں تھا کہ کیا تھا، اہل خاموشی نے میں صوفیوں سے دعا اور جانا تھا کہ  
خام و خامی، خامی کی طرح حالت میں ہے، بقیہ اس کے کوسوں کی اہل حالت  
ہے، چنانچہ کہ میں باقی ہو گیا اور ایک روز حضرت جی بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کی  
بیس میں میں چلا آئے، وہاں میرا اہل مستعدہ صلی ہو گیا تھا میں نے اس کی محبت اختیار  
کر لی بالکل کہ ایک حالت شاہ شجاع کا تھا، وہ صوفی کے پاس سے واپس آئی  
فرماتے ہیں کہ حضرت شاہ جہان آباد اہل باقی تھے تو میرا دل ان کی ولایت کے لیے  
غلاب ہو گیا اور یہ تھا کہ سے کہ ان جیسے کام میں میری بہ نسبت خواہ جی جی  
اگر کسی مرتبہ شاہ جہان کی محبت جیسے تھے مگر حضرت نے اہانت زدگی کا اور فرمایا:

تو تمام ہو چکے ہیں وہ محبت اپنے ہو کر کہ حضرت جی بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کی محبت  
میں رہے جو وہ مقام و جاہ کا تو ہیں اب اس کے صراط میں جانے وہ فرشتہ پر  
تمام نہیں دیکھا، اس لیے کہ وہاں کی نگاہ سے کہ اہل دل اس کی آواز ہے۔ میں  
نے بہت مستعدہ ولایت کی اور میں نے وہ ملک ان کے وہ پر جیٹا رہا۔ اس کے بعد  
کچھ ولایت ملی اور ایک طرف ہو چکا کہ ان کی محبت میں رہا وہ ایک عرصہ میں رہے  
چنانچہ کہ انھوں نے حضرت ابو الحسن کی زیارت کے لیے تین بار کلاں کا قلعہ  
میں میرا آگے کے ساتھ ہو گیا، جب ہم ابو الحسن کے ال چلے تو شاہ شجاع کی پختہ ہوئے  
تھے ابو الحسن نے انھیں دیکھا تو کہنے لگے کہ اس وقت سے لیجا کے چلے فرمایا:  
جسے میں لڑی میں، دیکھتا ہوں تھا، وہ جا میں میری ہے:

حضرت ابو الحسن کے ہاں ایک عرصہ تک رہے اور میں ان کے اسرار جاننے کی  
صورتوں میں تھا، اب میں شاہ کا وہ دم اور خدمت کا خیال دیکھان میں، ان کی محبت چکا رہا۔  
حضرت ابو الحسن میری دل میں فرما رہے تھے کہ اہل شافعی سے دعا ہے کہ ان کا تھا  
کہ جب حضرت ابو الحسن کی محبت اس طرح میرا چلے کہ شاہ جہان کی محبت میں وہ  
کری، آخر وہ جب شاہ شجاع سے اس کا پرکار کیا تو میں نے بھی سلطان حسن  
کا انتقام کر دیا تاکہ میرا دل ابو الحسن ہی کے اہل طور کے لیے توبہ رہا تھا۔

کہ وہ میری مثال ہو گیا ہے اور جسے کی کریم علی اللہ علیہ نے اس وقت وہ لکھ فرمایا  
ہے، جب یہ ہوا تو حضرت میرا لفظ لے ایک عرصہ کو میرا کبیب حضرت جینہ سے  
وہ دلت علی بن علی کا نام اس میں ہے قرآن سے کہنا کہ تیرے دل کے کئے مستحکم  
ارٹھ مشورے دیکھا اور وہ جہان کے شاہ کا کہ تیرے دل کی سب کی دعا اسکا کرد  
کئے ہے میرا پیچ میں پہنچا اور میری تین دفعہ مشورے مذکور اب، رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم کی ہو چکے تھے، اب آگے چلاؤ:

حضرت جینہ نے اسے دیکھا کہ میرا پیچ میرے دل کے سوا سے کہا  
داشت ہے اور وہ میری خامی کی ولایت سے میں باقی رہے ان کا درجہ کسے  
چند ہے، حضرت جینہ نے فرمایا: اسی وقت حضرت میرا سلا کی خدمت میں حاضر  
ہوئے اور توبہ و استغفار کا اہل دیانت کیا۔

اب کہ جب سلام ہو کر میں نے خواب میں حضرت کا دیدار کیا ہے، حضرت میرا فرمایا  
تے فرمایا میں نے خواب میں رہا آخرت کو دیکھا انھیں نے توبہ فرمایا۔  
میں نے حضرت کی طرح صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اس لیے چاہتے کہ وہ لوگوں کو  
وہی دیانت دینی تاکہ جہان کے لوگوں کی مراد ان سے لیں ہو۔

حضرت جینہ نے فرمایا: وہی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ توبہ سے خواہ مخواہ  
ہو کر کہ شہان کو دیکھو ایک دن صوفی کے وہاں سے میں گواہ تھا کہ وہاں سے  
ایک لڑکا آیا اور انکی دیا جب اس کا جوہر میرے ساتھ آیا اور میں نے اسے  
دیکھا میرے دل میں داشت پیدا ہوئی جب وہ اور میرے قریب آیا تو میں نے  
انھیں کے۔

اسے لڑکا ہے ابو الحسن ہے اگر داشت سے میری نگاہیں تھیں، دیکھو میں نہیں

اور ان سے تیرے خیال کی دل میں داشت نہیں رہا:

انھیں کے کہ: میں ہی ہوں جس کو انھوں نے دیکھنے کی خواہش کی تھی:

یہ کہے گا: اسے میرا حضرت آدم علیہ السلام کو سب سے کہنے سے صوفی کی پیر

نے لکھا تھا:

شیطان نے میرا ہوا اسے جینہ نے دیکھا کیا خیال ہے کہ میں خیر خواہ کو سب سے کہتا

حضرت جینہ نے فرمایا: وہی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میں اس کا دیانت میں کو میرے

دیکھا، انتہی میں غریب سے کہتا تھا:

اسے جینہ اس سے کہو کہ (فرشتہ ہے، اگر تو فرمایا ہو اور میرا قاسم کے حکم

اور اس کی ولایت کا حکم لکھ لکھ کر کہیں کہ: شیطان سے میرے دل سے اس

آخر کو کشتا تو میرا اور کیا، خدا کی قسم تو نے مجھے جلاولیت اور غائب ہو گیا۔

حضرت جینہ نے فرمایا: وہی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میرے دل کی گودہ ملی ہو چکا کہ اگر

وہاں دھم پہنچا گیا ہے، وہ لوگوں کے کے عذر داشتے تھے ان کا میرا ایک دن

اس کے دل میں خیال کیا کہ وہ ان کا قریب کسے جگر حضرت جینہ نے اپنی ولایت

سے اس میرے کے مستعد کو دیکھ رہے تھے، میرے حضرت جینہ نے فرمایا: وہی اللہ علیہ وسلم

سے ایک سوال کیا:

انھوں نے فرمایا: اس کا جواب انھوں میں دیتے ہیں اس میں ہے۔

انھیں کا وہی ہے:

اس میں حضرت جینہ نے فرمایا اگر انھوں میں چاہتے کہ وہ تیرے قریب ہو جائے

اور میرے قریب کی انھیں حضرت جینہ نے فرمایا کہ تیرے قریب کے لیے آیا تھا اور اگر



















...*... ..*...

ہمارے دوستوں نے ہم کو اسے جاننے دیا کہ وہ ایک ماہر کائنات ہے۔

اس نے عذابِ قتل خدا کے ساتھ دینی، دنیوی، عوام کی راہ سے دوسرے عوام کی راہ، دگر تضحیح عوام کی راہ اپنی ہی تضحیح ہے لیکن عوام کی راہ سے تضحیح کی تم کا حق اور اپنی راستہ و دلوں کو دوسری تضحیح کا طریقہ جانے سے نہ ہوا کہ خدا کا کہ عذاب اس کے لیے ہے۔

حضرت ذوالفقار صاحب رحمہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایک مرتبہ یہ کتاب امامت کے بارے میں لکھی تھی، پھر اس کتاب کو اسکا اور کئی مرتبہ یہ کتاب جان لکھی تھی۔

میں سرفراز میری بلا حاصل ہو کر میری اس کامیابی میں بیٹھوں تو اس کی حیثیت انھی ہوگی جو  
 ایک شخص کے کامیابی میں بیٹھنے والی ہوگی۔ یہی سوز و گداز ہے کہ اس کی دقت و محنت سے  
 نکل دیتا۔ اس دوران ایک مدد کی ضرورت کہ اس کی تمام تر زندگی تھی اس کا  
 جس میں اس کی تمام تر زندگی تھی۔ اس کی تمام تر زندگی تھی۔ اس کی تمام تر زندگی تھی۔

ساتھ بات کر رہی تھی اس لیے وہ غریب ایچ فریڈ سلیم کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس کے پاس ایک اور اس سے اگلیاں لڑکی تھی۔ بات کر کے اورتھا جا کر ایک بڑی رنگ فرم پر اس قسم کا لباس پہن رہی تھی۔

[illegible][illegible]

اس وقت کے حالات کے لیے آغا خان تحریک کے کارکنوں کو ہرگز ہمت نہ تھی کہ وہ ایسا کیا کریں۔ لیکن ان کی ہمت اور شجاعت نے ان کو یہ کام کرنا پڑا۔ اس وقت حضرت مسیحؑ کے مرنے کے بعد ان کے سب حواریوں نے ان کی افسرہ بیکار کر دی۔ ہر گئے، ان کی نے ہر

[illegible]

عزت و اہلی کی برتری و اعلیٰ قدر کے لئے یہ کامیابی اور جہاد ہے۔

”اگر سب سے میں نے تو کئی کام میں ملے تو خراجی داروں کو غلام کر کے اپنی کر  
 داری کی حالت سے گھڑا کر دیا ہے۔ جس وقت سے انہوں نے مجھے کراہے کر دیا ہے۔“

[illegible][illegible]

اور میری طرف سے دیکھا کہ جتنا اب اس کا اندازہ ہو گیا، میں نے دیکھا کہ اس نے وہاں تک نہیں  
 پہنچا تھا کہ اس نے اس کے لئے، میں نے اپنے کچھ پر کام کیا اور اس کے لئے کہ اس کا  
 یہ دیکھا کہ اس کے لئے وہ ہے اس کا کام۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے گھر میں ایک چھوٹے سے حجرے میں اپنے والدین کو بتایا کہ میں اللہ کے رسول ہوں اور میری قوم کو اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے گا۔ انہوں نے اسے قتل کر دیا۔

.....

[illegible]

مکتبہ اہل بیت اور حضرت علیؑ کی جگہ کا انکشاف و کمال ہے  
عجیب و غریب ہے

حضرت امیر مومنین علیؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے لیے دنیا کی چیزیں جمع کرے گا وہ اپنے لیے آگ بنائے گا۔

مشاور ہے کہ اگر کسی مرتبہ میں بنی عبادت اللہ کی جگہ گراں بیت انسانیت  
کھنڈی ہو تو کچھ دینے والے اس میں متعلق ہیں کہ ان کے پاس کھڑت دینے اور  
طرائف سے ان کو کھنڈت کر کے خطہ ہوا کرتے تھے۔

حضرت علیؑ کا نام سہ ماہی وقت لڑائی طبع فرماتے ہیں کہ میں نے اس سہ ماہی کو لڑائی دیکھ کر طبع  
کے ساتھ دیکھا کہ اسے جلا رہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ لڑائی پہلے دو ماہوں کے، کچھ اور تو عثمان  
بہاؤ کو روک دینے لگا رہا تھا۔ حضرت اس سہ ماہی کے خزانے میں جہاں میں چاہتے تھے، تاسر جتا  
پتھر کے بل فرشتے میں کہ ان کو خزانہ لکھا ہے۔ جب اس طرف دیکھتا ہے کہ وہ کھاتا ہے کہ یہ  
خمسہ کہ چنانچہ اسے وہ جب تو عثمان کے ہاتھ لکھ کر ان میں تو عثمان نے اسے کھانے کے ہاتھ



المجلس الأعلى للدراسات والبحوث



حضرت ابراہیمؑ کا نام دینا اُن کے لیے ایک عظیم کام تھا جس کے لیے اُن کا ایمان کی حقیقت کا پتا نہ ملتا تھا۔ اُن کے ایمان کا جواب سب سے پہلے ان کے دل میں تھا اور وہ سب سے پہلے ان کے دل کے اندر سے نکلتا تھا۔ اُن کے ایمان کا جواب ان کے دل میں تھا اور وہ سب سے پہلے ان کے دل کے اندر سے نکلتا تھا۔ اُن کے ایمان کا جواب ان کے دل میں تھا اور وہ سب سے پہلے ان کے دل کے اندر سے نکلتا تھا۔

[illegible]

میں نے عرض کیا: اے بیٹے! آپ جاننے کے لئے کہ میں خدا  
فرمانم، یہ خدا کے رسول کا جواب تھا۔  
میں نے کہا: کھڑے!

فرمان: اور حکومت خضر علیہ السلام کے اہل نے میرے ساتھ، جنگ کا اعلان کیا ہے  
 نے یہ ظفر بٹھایا کیا۔ یہی حکم یہ بھی کہیں!   
 فرمان: اے میرے اہل کیوں کی نسبت یہ سچا اور منصفی کے سامنے کہے  
 ہے کہ میں اس آفر غلام یہ بار، جو جانتے کہ اس کا نام ان کی حکومت آفر کی مٹا کر

الحمد لله

حضرت امام غلامرضا انصاری کو کوہ پور میں دس برس تک اس محل میں مقیم رہے۔ ان کے گھر کے ریلوے پکٹا کی صاحبزادی سے شادی ہوئی۔ ان کے چار بچے تھے۔ ان کے چھوٹے بچے نے ان کے نام پر ایک نیا گاؤں بنایا۔ اس گاؤں کے نام کوہ پور ہے۔

[illegible]

وہاں یہ لکھ بھی تھا کہ مسلمانوں کی اصلاحی زندگی کا علم ہی اس علم کا علم ہے۔  
حضرت سیدنا خلیفہ اربعہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہاں لکھا گیا ہے کہ انھوں نے چاروں  
انجیل پڑھا کہ یہ ہے خدا کا حق و حقیقت کہ اس پر عملی حجت میں، دیکھتے آسمانی کے حقائق  
اسے دیکھا کہ اسے خدا کی موت نہ تھکنا اس وقت کے لیے جب وہ ایک ہی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک دن مسجور میں جانے کے لیے عیادت کی راہ اختیار کیا تو وہاں ایک شخص نے ادا بخانی کے قریب نام کو کاٹا ہوا سلسلہ رکھا ہے۔ اس طرح کی عیادت کو ان کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک بار جانے کے بعد اس کا نام سلسلہ سلمان بن احمد رکھا اور ایک سال

حضرت ذوالفقار عمری، علامہ علیہ کاتب روح حضرت ابو یوسف کا مکتبہ طبع  
کتابیات کی خدمت سے ان کے استاد پر حضرت ابو یوسف کی تصانیف کی تصانیف  
حضرت ابو یوسف کی تصانیف

میرے خواب بیا: اچانک کوئی بات کہنے سے منہ پر ہیں۔

حضرت ابن عربیؒ کے یہاں ابن عربیؒ کوئی ہے ان کا ہے احمد کیا ہے ابن عربیؒ  
ہے ابن عربیؒ کوئی کہ ان کا ہے ابن عربیؒ کے یہاں

مہربانے مانگیں اگر حضرت خاندنِ معصومین سے دعا کا واسطہ عرض کیا،  
انھوں نے فرمایا میرے عزیزِ ابا پر یہ تو خدا کا لطف ہے کہ وہاں میں جلتا۔

معرفت چند اہل ایمان کے لیے کی خدمت میں ایک شخص سے درخواست کی کہ:

دوسرے کے لیے میرے پاس اگر کوئی باتیں کریں لیکن اگر میں آپ سے کہہ گا جتنا جلد:

معرفت جلدی ہے (فرمان)۔

[illegible]

حضرت امجدہ فرما کر عجیب دہن اپنے گروہ سے تھے، اور کے کسی نہ تھا۔  
 لایا اپنے گروہ سے ہیں !  
 اسی سے (۱۴) گروہ سے ہی نکل کے کن دوسرا بھی ہے۔

کتاب چنانکہ درج ذیل طریقہ پر لکھی جائے گی کہ ایک دو ایلی ٹیٹو کیجیے گا۔ وہ خانہ نگار کے سامنے ایک سفارکات میں پیش کیجیے گا۔ اس کے لئے دو ٹیٹو لکھائی جائیگا۔ دوسرا یہاں پر ہے کہ جو حاجت ہے اس کی تمام چیزیں جو سفارکات کے سامنے ہیں وہی ٹیٹو سفارکات کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ خانہ نگار کے سامنے اس کی کاپی پیش کی جائے گی۔

ایک دن ایک نوجوان نے ایک عورت کو دیکھا تو اس نے کہا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا ہے جس کی ہاتھیں اس کے سر پر تھیں۔

عجب ہی سہارہ! اس صوفی حضرت نے اس قدر عطا کیا کہ اس نے اس کے لئے ایک عظیم الشان عمارت بنوائی۔ اس کے لئے اس نے ایک عظیم الشان عمارت بنوائی۔ اس کے لئے اس نے ایک عظیم الشان عمارت بنوائی۔

حضرت ابراہیمؑ کو اس زمانہ میں کفر سے نصرت میں یہ مفہور ملتا تھا کہ  
 وزارت کے لیے گئے ۱۵۰ سے حضرت حسینؑ مفہور نے عبادت کیا۔

”اسے ادا ہیج! اسبابک خوار سے ملا اور دات کمال اور کچھ گھڑتے ہیں۔“  
 انھوں نے جواب دیا۔ اسبابک اپنے آقا کو دانت کہا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا:

اے اہل بیت! تم کو آدھی قوم نے عرشِ خارجہ کی راہیں کھلی



طریقہ عمل میں مہربانی فرمائیے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت یونس علیہ السلام کے سوال کے بناء میں ان کی صحبت میں داخل ہوئے اور سبب اخراج کے ان کی فیض مبارک اپنی قرآن کی انھیں عطا فرمائی۔

حضرت مسیح بن مضر طالع رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کپ پر چار سو گنا گنا کا  
 (نہی کر کے) کھانا کھا کر لوگوں نے اس پر ہر گناہی رکھتے ہوئے انکی شہادت کی ہے  
 مسیح بن مضر طالع نے (۱۱۸۰ھ)

ہو تاکہ اپنی دولت خیراتی حالت کا پتہ چلے جسے ہمارے ائمہ خفائی کے دوست پہلے  
 کیسوں کا مشعلیہ کام بھی کر رہے تھے ان کو خیراتی ائمہ کہتے اور خیرات سے  
 ایک ہی رنگ خیرات سے ہی کہیں خیرات دلاؤں سرور، مولانا علی کی اقتدار میں  
 خیرات نہ ہو، اقتدار جب خیرات سے خیرات کے وقت خیرات کی توجہ جو خیرات کے  
 سے ان کے سر پر اس وقت کی تھی۔

حضرت خیر علیہ السلام کے لئے تو اس خط پہ میں بھی دعا ہے کہ  
اس دعا کو دیکھنا، سننا، پڑھنا اور لکھنا۔

’ایچا! آپ اپنی عزت اور کون سا گناہ دے دیں گے کہ آپ کو ان کی عہدہ پہنچا دیں؟‘  
 میں فوراً ہی یہی سوچا کہ اپنا دھنڈا کیا کر کے اس پر اس پر پہنچا ہوں؟ آپ یہ حال دیکھیں  
 تو انھیں ہے کہ ان کا میں اس سے دست بردار رہ چکا ہوں۔

[illegible]

اس محنت کے باعث ان کی کمپنی بڑھتی رہی۔ جبکہ ان کے بچے بھی بڑھ کر ان کے کام میں ملنے لگے۔

[illegible]

[illegible]

حضرت عیسیٰؑ کا جہیز لیا، دھواڑا تھا اور کھانسی کی آواز آتی تھی جس سے کہہ رہے تھے کہ عیسیٰؑ کا جہیز کم ہے، یہاں تک کہ کھانسی کی آواز آتی رہی، اس نظام کے سامنے چڑھا، نظام نے کہا کہ دھواڑا کھانسی کے آگے آئے گا، وہی اس طرح نظام کے دروازے پر پہنچ گیا، حضرت عیسیٰؑ غصہ سے کہنے لگے کہ افسوس! اسے لے کر خدا کا گھر آؤ، کتا ہے؟ اس نے کہا۔ اسی جتنا تم نے کہا ہے خدا کا گھر ہے، وہ سب کچھ لے کر گیا۔

[illegible]

ایک شخصیت پر اس میں ہر علم کا نقشہ، ہر حق و ثواب اور اس کے عبادات پر کیا اور کیا ہے۔ لیکن اس میں جو صوفیہ فکر و نظر ہیں، عظمت اور جلال کے علم اور اس کے بارے میں اس کی باتیں ہیں جو خود کے لئے کہیں گے، ان کے لئے کہیں گے، ان کے لئے کہیں گے۔

کے حال کی خبریں نہ لکھی گئی کہ وہ میرے لئے اسے سالانہ کرنے کی اہلیت میں آگیا۔  
 حضرت علیؑ اس سال سلاطین کو دیکھ کر غمگین ہوئے کہ ان کے لئے ایک ہی خدا رکھتے ہیں  
 جن پر دیا ہوا ہے اس کے لئے ان کے لئے دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھتے ہیں  
 ان کے لئے ان کے لئے دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھتے ہیں  
 کہ ان کے لئے دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھتے ہیں  
 کہ ان کے لئے دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھتے ہیں

عظیم کرم علیؑ رحمہ اللہ کا محبوب واقف ہے کہ یہ شاہ صوفی نے آپ کی خدمت میں کس قدر حاضر و محضر میں بھی آپ کے لئے ان کی وقت اپنی ہی گھنٹی کرنا ہے اور اپنے صحابہ

حضرت زکریاؑ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ حضرت نے فرمایا: میں نے تجھے پہلے نہیں دیکھا ہے۔ تو نے کہا: میں نے تم کو پہلے نہیں دیکھا ہے۔ حضرت نے فرمایا: تو نے کہا: میں نے تم کو پہلے نہیں دیکھا ہے۔ حضرت نے فرمایا: تو نے کہا: میں نے تم کو پہلے نہیں دیکھا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی روایتی کو دیکھا کہ جوشہ  
خدا سے کہے ہیں تو جڑ جڑ کر زمین کی حالت میں آسمان سے اتر جاتا ہے جو سانسے کے ان ٹکڑوں کو  
کہہ کھام میں چھاپا اور سب لوگوں میں تقسیم کر دیا۔

حضرت علیؓ جو سامعین کے لیے کلام دیکھتے ہیں کہ ان کی اس طرح کی  
 ایک طرح کی تفسیر کر کے لے کر ان کی سمجھ دیا کرتا تھا۔ وہ ان کے لیے کلام  
 دیکھنے کے سامنے آتے تو ان کی سمجھنے کے لیے اس سے ہم جہاد کرتے تھے۔ اس کے  
 لیے ان کا سامعین۔

آپ نے فرمایا: تو میری زبان پر حجت کے قابل نہیں ہے! اسی وقت اشرافی نے کہا کہ اگر آپ کو میری زبان پر حجت ہے! اسے بھیجی جیسے میں نے ستر سال کا کبوتر نام لے اسے ایک دن سواری دے دی:

محفوظ رہتا۔ علم میں اثر طیب و دھرم کا ہر گوارہ میں حبیب حقیر کا چلنا آیا تو کہتا ہے: اے  
 کہ چلے اپنی جان و مال کو کھانے اور چڑھاؤ حبیب تہہ سے ہیں کچھ تو تم کا عزت و مال کا  
 تو اس کی عزت کو۔

حضرت امام صاحب الزمان نے یہ فرمایا کہ اگر ایک سال حضرت امیر سیاحی  
صیحت میں رہا تو ایک سال کے لئے شیخینے سہارا سے کہہ دیا۔

[illegible]

تم نے بدشعاع سے بچنے کی یہ ٹیکہ بدشعاعی نے علم یا کرم و پیرہہ کو کرم

حضرت شیخ ابو عبد اللہ رحمہ اللہ طبعاً کبیرہ کے فکر کئے، انھوں نے فرمایا اس کے فکر کا سامان اندر ہی اندر نکالتے کہ وہ یہ دیکھ کر کہ انھوں اس سے بہت غریب چاہا، شیخ فرشتہ نکلی، غم نہ ہوا، جب اس کے جی اٹکا، اس نے غم کی حالت دیکھی تو اس نے لٹ لٹ جا کر اپنے کپڑے اندر سے نکالے گا۔ یہ دیکھ کر کہ سامان میں سے ہے اس کا کتا گھبرے گا، دیکھنے اس پر اعتراض کیا کہ کہاں ہے سارا گھبراہٹ، انتہائی غم سے کہے گا:

محنت سے کیا۔ چنانچہ اس نے کہا کہ وہ اس کا رشتہ اب یہ تھا چنانچہ کہ ہم اپنے  
افسوس کا کھیت ہی قدرت کو اس کا خدا اور جو خدا پر ہو۔

خاندان کا نام شکیل کنی جو ان کے سب سے پہلے اپنے آپ کو شیخ کے مشرک کہلاتا ہے اور پھر اس کا مشاہیر دیا ہی ہے جیسماں یہ بڑھاپا ہوا میں آج ہے اور حیدر آباد کے رہنے والے ہیں۔

حضرت شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ کسی ملک کی حکومت کے ساتھ جڑ کے ساتھ جڑ کر رہیں گے، ان کی زبانیں ان کے دل سے نکلنے والی ہوں گی۔ اگر ان کے دل میں اسلام کا پیغام ہے، تو ان کی زبانیں بھی اس پیغام کو بولیں گی۔ اگر ان کے دل میں کفر ہے، تو ان کی زبانیں بھی کفر کو بولیں گی۔

صورتِ چندی اندوای رفته اند طبع کے چمن کبھی کبھی آگیا ہے اسے اس جگہ پر پہاڑوں





## محبوب

حضرت بابا بدین شاہی رحمت اللہ علیہ سے لوگوں نے یہ کہا آپ مجھے، چنگیز خان  
نیاہ فریاد کرتے ہیں!

اخلاص سے نہ خیال رکھیں اگرچہ کام نہ کر لیں تو کاشکے میں تھا داسب سے ڈرا  
سمجھوں۔ اگر کاشکے میں کام نہ کر لیں تو کاشکے میں تھا داسب سے ڈرا  
اب اس کی فریاد نہ کہاجے۔ غفلت ہوئی میرے سے بڑا جتنا ہے۔

## چلنے کے آداب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہاجا رہا ہے کہ ایک من اصرار نے وہاں کھالی۔  
میرا دل نے غور کیا تو خودی میں حکایت کے سن میں چلنے مارا وہاں اڑا ہوا ہے  
ڈرایا۔ میں خاصہ طرح اس میں کہاجا رہا ہے کہ سن کو بے جا چلے کر لے اپنے نفس  
کو خاطر میں نہ رکھیں۔

## سوئے کے آداب

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے کہاجا رہا ہے کہ ایک من اصرار نے وہاں کھالی۔  
میرا دل نے غور کیا تو خودی میں حکایت کے سن میں چلنے مارا وہاں اڑا ہوا ہے  
ڈرایا۔ میں خاصہ طرح اس میں کہاجا رہا ہے کہ سن کو بے جا چلے کر لے اپنے نفس  
کو خاطر میں نہ رکھیں۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے کہاجا رہا ہے کہ ایک من اصرار نے وہاں کھالی۔  
میرا دل نے غور کیا تو خودی میں حکایت کے سن میں چلنے مارا وہاں اڑا ہوا ہے  
ڈرایا۔ میں خاصہ طرح اس میں کہاجا رہا ہے کہ سن کو بے جا چلے کر لے اپنے نفس  
کو خاطر میں نہ رکھیں۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے کہاجا رہا ہے کہ ایک من اصرار نے وہاں کھالی۔  
میرا دل نے غور کیا تو خودی میں حکایت کے سن میں چلنے مارا وہاں اڑا ہوا ہے  
ڈرایا۔ میں خاصہ طرح اس میں کہاجا رہا ہے کہ سن کو بے جا چلے کر لے اپنے نفس  
کو خاطر میں نہ رکھیں۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے کہاجا رہا ہے کہ ایک من اصرار نے وہاں کھالی۔  
میرا دل نے غور کیا تو خودی میں حکایت کے سن میں چلنے مارا وہاں اڑا ہوا ہے  
ڈرایا۔ میں خاصہ طرح اس میں کہاجا رہا ہے کہ سن کو بے جا چلے کر لے اپنے نفس  
کو خاطر میں نہ رکھیں۔

## آداب گفتار

حضرت علیہ السلام سے کہاجا رہا ہے کہ ایک من اصرار نے وہاں کھالی۔  
میرا دل نے غور کیا تو خودی میں حکایت کے سن میں چلنے مارا وہاں اڑا ہوا ہے  
ڈرایا۔ میں خاصہ طرح اس میں کہاجا رہا ہے کہ سن کو بے جا چلے کر لے اپنے نفس  
کو خاطر میں نہ رکھیں۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہاجا رہا ہے کہ ایک من اصرار نے وہاں کھالی۔  
میرا دل نے غور کیا تو خودی میں حکایت کے سن میں چلنے مارا وہاں اڑا ہوا ہے  
ڈرایا۔ میں خاصہ طرح اس میں کہاجا رہا ہے کہ سن کو بے جا چلے کر لے اپنے نفس  
کو خاطر میں نہ رکھیں۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہاجا رہا ہے کہ ایک من اصرار نے وہاں کھالی۔  
میرا دل نے غور کیا تو خودی میں حکایت کے سن میں چلنے مارا وہاں اڑا ہوا ہے  
ڈرایا۔ میں خاصہ طرح اس میں کہاجا رہا ہے کہ سن کو بے جا چلے کر لے اپنے نفس  
کو خاطر میں نہ رکھیں۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہاجا رہا ہے کہ ایک من اصرار نے وہاں کھالی۔  
میرا دل نے غور کیا تو خودی میں حکایت کے سن میں چلنے مارا وہاں اڑا ہوا ہے  
ڈرایا۔ میں خاصہ طرح اس میں کہاجا رہا ہے کہ سن کو بے جا چلے کر لے اپنے نفس  
کو خاطر میں نہ رکھیں۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہاجا رہا ہے کہ ایک من اصرار نے وہاں کھالی۔  
میرا دل نے غور کیا تو خودی میں حکایت کے سن میں چلنے مارا وہاں اڑا ہوا ہے  
ڈرایا۔ میں خاصہ طرح اس میں کہاجا رہا ہے کہ سن کو بے جا چلے کر لے اپنے نفس  
کو خاطر میں نہ رکھیں۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہاجا رہا ہے کہ ایک من اصرار نے وہاں کھالی۔  
میرا دل نے غور کیا تو خودی میں حکایت کے سن میں چلنے مارا وہاں اڑا ہوا ہے  
ڈرایا۔ میں خاصہ طرح اس میں کہاجا رہا ہے کہ سن کو بے جا چلے کر لے اپنے نفس  
کو خاطر میں نہ رکھیں۔





ابن حنبل نے حضرت سعید بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے یہ آیت  
 قرآنیہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ کے ساتھ یہ بھی کہا کہ ابابکر رضی اللہ عنہ  
 دو سے سو گز گئے۔ یہی آیت کہ ہے کہ میں نے انسان کو بہترین شکل میں پیدا کیا ہے  
 مگر امتیں نے اسے انکار کیا ہے۔ اگلے اس آیت کہ ہے کہ میں نے تجھے سے دو گنا  
 حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ کسی حدیث پر آیت یہ بھی "سَمِعَ اللَّهُ نِدَاءً  
 ابابکر بن ابی بکر نے جو ہے کہ تم کہتے ہو کہ میں نے حضرت جبریل علیہ السلام سے سنا ہے کہ  
 کہتے ہیں کہ جو ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میں نے  
 حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ کسی حدیث پر آیت یہ بھی "سَمِعَ اللَّهُ نِدَاءً  
 ابابکر بن ابی بکر نے جو ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میں نے  
 کہتے ہیں کہ جو ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میں نے  
 کہتے ہیں کہ جو ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میں نے  
 کہتے ہیں کہ جو ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میں نے

کلیک چمک مڑاتے ہیں کہ کلیک مڑتے ہیں یہ چہ دہا تھا کہ اس دن سے قریباً  
دن کم نہ ہو کر سات گھنٹے کا ہو گئے غریب سے گھڑائی اس ہفتہ چڑھے کہ کہ اس نسبت  
صحت سے دل میں نہ گئے ہیں۔

کبھی چشمِ حجاب سے میں کو بھی نے دس سال سے غافل میں اس کی سب کوئی پہچان  
 سے غافل جانو رہا ہے اس کے سوا کوئی اور نہ تھا اور نہ تھا۔ لیکن نے یہ چاہا  
 کہیں بڑا۔ اس وقت سے کہ وہ کبھی پر حجب سے گا۔

حضرت امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اس کے دل میں اللہ کی وحدانیت اور اس کی وحدت پر یقین پیدا ہو جائے، اللہ تعالیٰ اس شخص کو اللہ کی صفات سے ہمکنار فرمادے گا اور اس کو اللہ کی وحدانیت پر یقین دلا دے گا۔

[illegible]

دوسرے حالات و کارم ترا جیسا حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا !

[illegible][illegible][illegible]

حضرت ابراہیمؑ فرمایا: **وَلَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا** یعنی کسی کو گویا و خدای کے برابر نہ کرنا۔





# روشن کتابیں سب کے لیے

- |                              |                        |                       |
|------------------------------|------------------------|-----------------------|
| ۱۔ گنج دہا                   | ۲۱۔ نصرت احمد دہلوی    | ۱۔ غلام الدین         |
| ۲۔ پیر ویکل اور لکھی دہلی    | ۲۲۔ اے حمید            | ۲۔ اے حمید            |
| ۳۔ اقتصادیات عالم            | ۲۳۔ ابراہیم نصرت دہلوی | ۳۔ ابراہیم نصرت دہلوی |
| ۴۔ پرفیسر کے مشاہیر          | ۲۴۔ پطرس بخاری         | ۴۔ پطرس بخاری         |
| ۵۔ مالی سہولتیں              | ۲۵۔ غلام الدین         | ۵۔ غلام الدین         |
| ۶۔ دوست بڑا دوست بڑا         | ۲۶۔ نسیم اردوبی        | ۶۔ نسیم اردوبی        |
| ۷۔ دانشگری کریم              | ۲۷۔ اے حمید            | ۷۔ اے حمید            |
| ۸۔ مشعل کی آگ                | ۲۸۔ یونس ادیب          | ۸۔ یونس ادیب          |
| ۹۔ اہل بطور کے تعاقب میں     | ۲۹۔ اے حمید            | ۹۔ اے حمید            |
| ۱۰۔ حزب تحریک اور حق مجاہدین | ۳۰۔ غلام الدین         | ۱۰۔ غلام الدین        |
| ۱۱۔ حبیب اللہ کے خطوط        | ۳۱۔ اے حمید            | ۱۱۔ اے حمید           |
| ۱۲۔ کمال آتشک                | ۳۲۔ آغا اشرف           | ۱۲۔ آغا اشرف          |
| ۱۳۔ آدمی بڑی دہلی            | ۳۳۔ اشتیاق احمد        | ۱۳۔ اشتیاق احمد       |
| ۱۴۔ گائی گول سے              | ۳۴۔ اے حمید            | ۱۴۔ اے حمید           |
| ۱۵۔ گائی گول سے              | ۳۵۔ اے حمید            | ۱۵۔ اے حمید           |
| ۱۶۔ گائی گول سے              | ۳۶۔ اے حمید            | ۱۶۔ اے حمید           |
| ۱۷۔ گائی گول سے              | ۳۷۔ اے حمید            | ۱۷۔ اے حمید           |
| ۱۸۔ گائی گول سے              | ۳۸۔ اے حمید            | ۱۸۔ اے حمید           |
| ۱۹۔ گائی گول سے              | ۳۹۔ اے حمید            | ۱۹۔ اے حمید           |
| ۲۰۔ گائی گول سے              | ۴۰۔ اے حمید            | ۲۰۔ اے حمید           |
| ۲۱۔ گائی گول سے              | ۴۱۔ اے حمید            | ۲۱۔ اے حمید           |
| ۲۲۔ گائی گول سے              | ۴۲۔ اے حمید            | ۲۲۔ اے حمید           |
| ۲۳۔ گائی گول سے              | ۴۳۔ اے حمید            | ۲۳۔ اے حمید           |
| ۲۴۔ گائی گول سے              | ۴۴۔ اے حمید            | ۲۴۔ اے حمید           |
| ۲۵۔ گائی گول سے              | ۴۵۔ اے حمید            | ۲۵۔ اے حمید           |
| ۲۶۔ گائی گول سے              | ۴۶۔ اے حمید            | ۲۶۔ اے حمید           |
| ۲۷۔ گائی گول سے              | ۴۷۔ اے حمید            | ۲۷۔ اے حمید           |
| ۲۸۔ گائی گول سے              | ۴۸۔ اے حمید            | ۲۸۔ اے حمید           |
| ۲۹۔ گائی گول سے              | ۴۹۔ اے حمید            | ۲۹۔ اے حمید           |
| ۳۰۔ گائی گول سے              | ۵۰۔ اے حمید            | ۳۰۔ اے حمید           |
| ۳۱۔ گائی گول سے              | ۵۱۔ اے حمید            | ۳۱۔ اے حمید           |
| ۳۲۔ گائی گول سے              | ۵۲۔ اے حمید            | ۳۲۔ اے حمید           |
| ۳۳۔ گائی گول سے              | ۵۳۔ اے حمید            | ۳۳۔ اے حمید           |
| ۳۴۔ گائی گول سے              | ۵۴۔ اے حمید            | ۳۴۔ اے حمید           |
| ۳۵۔ گائی گول سے              | ۵۵۔ اے حمید            | ۳۵۔ اے حمید           |
| ۳۶۔ گائی گول سے              | ۵۶۔ اے حمید            | ۳۶۔ اے حمید           |
| ۳۷۔ گائی گول سے              | ۵۷۔ اے حمید            | ۳۷۔ اے حمید           |
| ۳۸۔ گائی گول سے              | ۵۸۔ اے حمید            | ۳۸۔ اے حمید           |
| ۳۹۔ گائی گول سے              | ۵۹۔ اے حمید            | ۳۹۔ اے حمید           |
| ۴۰۔ گائی گول سے              | ۶۰۔ اے حمید            | ۴۰۔ اے حمید           |
| ۴۱۔ گائی گول سے              | ۶۱۔ اے حمید            | ۴۱۔ اے حمید           |
| ۴۲۔ گائی گول سے              | ۶۲۔ اے حمید            | ۴۲۔ اے حمید           |
| ۴۳۔ گائی گول سے              | ۶۳۔ اے حمید            | ۴۳۔ اے حمید           |
| ۴۴۔ گائی گول سے              | ۶۴۔ اے حمید            | ۴۴۔ اے حمید           |
| ۴۵۔ گائی گول سے              | ۶۵۔ اے حمید            | ۴۵۔ اے حمید           |
| ۴۶۔ گائی گول سے              | ۶۶۔ اے حمید            | ۴۶۔ اے حمید           |
| ۴۷۔ گائی گول سے              | ۶۷۔ اے حمید            | ۴۷۔ اے حمید           |
| ۴۸۔ گائی گول سے              | ۶۸۔ اے حمید            | ۴۸۔ اے حمید           |
| ۴۹۔ گائی گول سے              | ۶۹۔ اے حمید            | ۴۹۔ اے حمید           |
| ۵۰۔ گائی گول سے              | ۷۰۔ اے حمید            | ۵۰۔ اے حمید           |

یہ ساری کتابیں آپ کے لیے ہیں۔ آپ کو اس سے فائدہ ہو گا۔ یہ ساری کتابیں آپ کے لیے ہیں۔ آپ کو اس سے فائدہ ہو گا۔

مطبوعات شیخ غلام علوی ادبی مارکیٹ، چوک، لاہور



ہماری آئندہ پیشکش



# سائنس ادیب

— کوشش چند قرۃ العین جہد، یونہی سگر، مصنفہ خفائی،  
 راجن سنگھ پیدھی، اور چند ناخوشگاہ اور صاحبہ، ترجمہ کے  
 ماتے نامور افسانے



سام شخصیات  
 کا

# انسائیکلو پیڈیا

— سمریہ اسلام کے آئینہ میں  
 برائے کے دور پر سنہ ایک ستر گاہ:  
 نوائے  
 ایم ایس ناز



مطبوعات شیخ غلام علوی، آدلی مارکیٹ، چوک انارکلی، لاہور